بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بوم ۱۹۱۳ء

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۱ نبوت ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۱ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے کی تاکید کرتے ہیں

مَیں سچ سچ کہتا ہُوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جبتک انسان صاحبِ ایمان کی صحبت میں نہ رہے

"اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی مُردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی بلکہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کا حکم دے کر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کرکے ہمدردی اور خیرخواہی سے کہتے ہیں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحبِ ایمان کی صحبت میں نہ رہے اور یہ اس لئے کہ چونکہ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں ایک ہی وقت میں ہر قسم کی طبیعت کے موافقِ حال تقریر ناصح کے مُنہ سے نہیں نکلا کرتی۔ کوئی وقت ایسا آجاتا ہے کہ اُس کی سمجھ اور فہم کے مطابق اُس کے مذاق پر گفتگو ہو جاتی ہے جس سے اُس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اور اگر آدمی بار بار نہ آئے اور زیادہ دنوں تک نہ رہے تو ممکن ہے کہ ایک وقت ایسی تقریر ہو جو اُس کے مذاق کے موافق نہیں ہے اور اس سے اُس کی بدلی پیدا ہو اور وہ حسنِ ظن کی راہ سے دُور جا پڑے اور ہلاک ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۵۳۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۰ نبوت (نومبر) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور میں قریباً ڈیڑھ ماہ قیام فرمانے کے بعد ۱۵ نومبر کو ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ آپ کی طبیعت ہائی بلڈ پریشر اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ فرش پر گرنے کی وجہ سے کمر میں بھی درد کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

مکرم کیپٹن ڈاکٹر مبارک احمد صاحب بہاولپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے بھانجے عزیز خالد محمود نے P.M.A ریگولر سروس کمیشن میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے یکصد روپیہ تعمیر مساجد کے فنڈ میں ارسال کرتے ہوئے قارئین سے دعا کی استدعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھانجے کی اس کامیابی کو ملک و قوم کے لئے مفید بنا دے اور دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ماہنامہ "انصار اللہ" کے شرح چندہ میں اضافہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شوریٰ انصار اللہ کی سفارش پر ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ بارہ ۱۲/- روپے کی بجائے پندرہ ۱۵/- روپے منظور فرمایا ہے۔

خریداران ماہنامہ "انصار اللہ" سے درخواست ہے کہ آئندہ کے لئے پندرہ روپے کے حساب سے ادائیگی فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد ہ پرنٹر:- سید عبدالحی ۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۳۰ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ
۲۱ نبوت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک خاص خُدائی حکم اور اس پر لبیک کہنے کی اہمیّت

ہم قرآن مجید کی رُو سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ ایمان میں اللہ اور رسولؐ کے احکام کی اطاعت از خود شامل ہے۔ اسی لئے حقیقی مومنوں کی ایک بنیادی صفت یہ قرار دی گئی ہے کہ وہ اللہ اور رسولؐ کے پورے پورے اطاعت گزار ہوتے ہیں۔ اللہ اور رسولؐ کے کسی ایک حکم کی خلاف ورزی بھی ان کے لئے ممکن نہیں ہوتی۔

اطاعت کی اسی بنیادی اہمیت کے پیش نظر آج ہم اللہ اور رسولؐ کے ایک خاص حکم کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کا خود قرآن مجید میں ذکر کر کے مومنوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اس حکم پر عمل پیرا ہو کر اپنے مومن ہونے کا ثبوت دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس حکم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ (الانفال آیت ۲۴)

ترجمہ:- اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہو جبکہ وہ رسول تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے (یعنی آ. جمع ہونے کے لئے بلائے) اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل میں حائل ہے اور یہ کہ تم اُسی کی طرف زندہ کر کے لوٹائے جاؤ گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی آواز پر کان دھرنے اور لبیک کہنے کا حکم دیا ہے۔ یہاں یہ امر خاص طور پر قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیتے وقت یہ نہیں فرمایا کہ "اللہ اور رسولؐ کی آواز پر لبیک کہو جب وہ تمہیں پکاریں"۔ بلکہ فرمایا یہ ہے کہ "اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہو جب رسول تمہیں پکارے۔" یعنی لبیک کہنے کا حکم دیا اللہ اور رسولؐ دونوں کی آواز پر اور آگے فرمایا یہ کہ اُس وقت دونوں کی آواز پر لبیک کہو جب رسول تمہیں پکارے۔ یہ اس لئے فرمایا تاکہ ظاہر ہو کہ رسول کا پکارنا دراصل اللہ ہی کا پکارنا ہے۔ کیونکہ رسول جب بھی پکارتا ہے خدا ہی کے حکم اور اس کے منشاء سے پکارتا ہے۔ اس کی آواز پر لبیک کہنا فی الاصل خدا ہی کی آواز پر لبیک کہنا ہوتا ہے اور اُس کی آواز پر کان نہ دھر کر روگردانی اختیار کرنا فی الاصل خدا کی آواز پر کان نہ دھر کر اس سے روگردانی اختیار کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔

پھر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا ہے کہ اے مومنو! رسولؐ جب بھی تمہیں خدائی حکم کے ماتحت پکارتا اور اپنے پاس بلاتا ہے تو اس لئے کہ لِمَا يُحْيِيكُمْ تاکہ تمہیں ایک نئی زندگی سے ہمکنار کرے۔ اُس کی آواز پر لبیک کہے بغیر تم آپ ہی آپ نئی زندگی حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ یعنی اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے۔ مراد یہ کہ انسان کے دل کو بدلنا اور اس کے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنا خدا کے اختیار میں ہے۔ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں۔ سو تم خدا کے بھیجے ہوئے مامور کی آواز پر لبیک کہہ کر اور اس کے حضور میں آ جمع ہو کر اور اس کی قوتِ قدسیہ سے فیضیاب اور اس کی تریاقی صحبت سے مستفیض ہو کر ہی ایک نئی زندگی حاصل کر سکتے ہو نہ کہ اُس سے روگردانی اختیار کر کے۔

اس آیۂ کریمہ سے مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اُس کی خدمت میں جا حاضر ہونے کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا مامور من اللہ پر ایمان لے آنا کافی نہیں ہوتا بلکہ ایمان کے ثمرات سے مستفیض ہونے کے لئے (بقیہ صفحہ ۵ پر)

آپ ہوں گے اگر کرم فرما

زندگی صرفِ جُستجو ہو گی
عاشقی یُوں بھی سُرخرو ہو گی

قافلے بے سبب نہیں رُکتے
کوئی رستے میں آبجو ہو گی

چہرۂ گُل کہاں ہے پردے میں
آنکھ بُلبل کی بے وضو ہو گی

جب زمانہ تجھے نہ پائے گا
تیرے بندوں کی جُستجو ہو گی

عقل کے چاک بے طرح ہی سہی
یہ قبا ایک دن رفو ہو گی

دَور آئے گا جب محبّت کا
اِک سکینت سی چار سُو ہو گی

یا وہ منزل ابھی نہیں آئی
یا مجھے خُوئے جُستجو ہو گی

کیا ابھی داغ ہیں سرِ دامن!
کیا ابھی اور شُست و شو ہو گی!

آپ ہوں گے اگر کرم فرما
ہم فقیروں کی آبرو ہو گی

کچھ یہاں حالِ دل بیاں ہو گا
کچھ وہاں شرحِ آرزو ہو گی

لب مبشر اگر نہیں ہلتے
رُوح مصروفِ گفتگو ہو گی

(مبشّر احمد راجیکی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلیبی موت سے نجات پانے والا پیغمبر

رسالہ "تصلیب مسیحؑ" پر ایک نظر

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

(۴)

حضرت مریمؑ حقیقتِ حال سے واقف تھیں

طیب سلیم صاحب لکھتے ہیں:۔

"کیا جنابِ مسیح کی والدہ محترمہ بے سمجھ تھیں جو یوحنا کے ساتھ چلی گئیں اور یہ نہ سوچا کہ میرا بیٹا ابھی تو بیہوش ہے۔ لیکن تھوڑی دیر میں ہوش میں آجائے گا۔"

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ "حضرت مسیح صلیب پر تھے کہ اپنی ماں اور یوحنا کو پاس کھڑے دیکھا۔ ماں سے کہا کہ اے عورت دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے۔ پھر شاگرد سے کہا۔ دیکھ تیری ماں یہ ہے اور اسی وقت سے وہ شاگرد اسے اپنے گھر لے گیا۔"

(یوحنا ۱۹/ ۲۶،۲۷)

طیب سلیم صاحب نے اس حوالے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

الجواب — انجیل کی رو سے مُردوں میں سے زندہ ہو کر حضرت مسیح شاگردوں کو ملے۔ ایک دفعہ پانچ سو کے قریب عقیدت مندوں کو نظر آئے۔ پھر اپنے بھائی یعقوب اور پولوس سے ملاقات ہوئی۔

(کرنتھیوں اوّل باب ۱۵)

والدہ سے ملے تھے یا نہیں۔ اس بارہ میں انجیل بالکل خاموش ہے۔ انجیل نویسوں نے کسی مصلحت کے پیشِ نظر ماں بیٹے کی ملاقات کا ذکر نہیں کیا۔ چھوٹے بھائی یعقوب سے ملنے کا ذکر ہے۔ پطرس اور توما سے ملاقاتوں کا ذکر ہے۔ شاگردوں کو ملتے رہے۔ ماں کا کیا ہوا کہ اسے نہیں ملے۔ صاف ظاہر ہے کہ انجیلی بیانات تشنہ اور ناکافی ہیں۔"

دوسری صدی میں ٹیشین (Talian) نے سریانی زبان میں ایک انجیل مرتب کی جو کہ حد درجہ مقبول تھی۔ رومی چرچ نے برسرِ اقتدار آکر اس کا پڑھنا پڑھانا جرم قرار دے دیا۔ اس انجیل کے نسخے سریانی کلیساؤں سے اکھٹے کئے گئے اور جلا دیئے گئے۔ کیونکہ یہ انجیل چرچ کے نظریات سے متصادم تھی۔

چوتھی صدی میں ایک عیسائی عالم افرائیم سائرس ہوا ہے۔ اس نے بتایا کہ ٹیشین کی انجیل میں صلیب کے بعد مریم اور ابن مریم کی ملاقاتوں کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ اسی طرح دوسرے سریانی لٹریچر میں ہے کہ

"جیسے شاگردوں سے ملاقات ہوئی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح اپنی ماں سے ملتے رہے۔"

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو نیو ٹسٹامنٹ اپوکرفا از HENNECKE p. 428)

ظاہر ہے کہ انجیلی بیانات نامکمل اور ناکافی ہیں۔ حضرت مریمؑ نے کیا سمجھا۔ فوت شدہ یا بے ہوش؟ اس باب میں ایک قوی قرینہ موجود ہے۔ یوحنا نے پانی اور خون بہہ نکلنے کا ذکر بڑے تیقّن سے کیا ہے اور اسے نشانِ حیات قرار دیا ہے۔ یوحنا حضرت مریمؑ کو اپنے گھر لے گیا اس نے حضرت مریم کو بھی لازماً یہ بتایا ہوگا کہ حضرت مسیحؑ بظاہر مُردہ تھے لیکن حقیقتاً زندہ تھے۔

ایک فری میسن دستاویز میں جس کا انکشاف سکندریہ کی ایک خانقاہ سے ہوا صاف لکھا ہے کہ والدہ کو ملے اور وہ بھی موت و حیات کے اس راز سے واقف تھیں۔

قرن اول کی سریانی نظموں (ODES OF SOLOMON) میں ہے کہ حضرت مسیحؑ مرے نہیں تھے بلکہ "کالمَوتی" تھے۔ نظم نمبر ۲۳ میں ہے۔ مریم اور ابن مریم ایک بلند چوٹی پر ہیں اور چاروں کونٹ منادی کر رہے ہیں کہ حضرت مریمؑ ماں بیٹا دونوں کی آخری منزل ایک بلند اور مرتفع چوٹی ہے۔ جہاں سے انہوں نے اپنے ماننے والوں کو خطاب کیا۔

پانچ عقیدت مند

طیب سلیم صاحب فرماتے ہیں:۔

"وہ سب لوگ جو حضرت مسیحؑ کو صلیب دینے پر مامور تھے یا ان کو دفن کرنے کے لئے لے گئے بے وقوف تھے؟ سپاہیوں کی ڈیوٹی تھی کہ مصلوب کو بہرصورت مرنا چاہیئے۔ ان کو کیا ہوا؟ بیہوشی اور موت میں وہ فرق نہیں کر سکے۔ پس یہ بات بالبداہت غلط ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مرے نہیں تھے بلکہ گہری بیہوشی میں تھے۔"

طیب سلیم صاحب نے جن بیوقوفوں کو گنایا ہے ان کا سردار پیلاطوس تھا۔ پیلاطوس نے اظہارِ تعجب کیا کہ:۔

کیا یسوع اتنی جلدی مر گیا اس نے صوبیدار کو بلا کر پوچھا کیا وہ واقعی مر گیا۔ اور جب صوبیدار سے اس نے رپورٹ سُن لی تو لاش یوسف کو دلا دی۔

(مرقس ۱۵/ ۴۴،۴۵)

یوسف حضرت مسیحؑ کا مخفی شاگرد تھا۔ صوبیدار کی عقیدت واضح ہے۔ صوبیدار نے خدا کی تمجید کی اور کہا بے شک یہ آدمی راستباز ہے۔ (لوقا ۲۳/ ۴۷)

گویا معاملہ سمجھدار بے وقوفوں کے درمیان تھا۔ قرائن بتاتے ہیں کہ پیلاطوس بھی اس پلاٹ میں شریک تھا۔ اس کی بیوی نے برسرِ عدالت کہلا بھیجا۔ کہ اس راستباز کو نقصان پہنچایا تو خیر نہیں میں نے ایک منذر خواب دیکھا ہے۔ پیلاطوس نے برسرِ عام ہاتھ دھوئے کہ میں اس بے گناہ کے خون سے بری ہوں۔ گویا سارا معاملہ سمجھدار اور باتدبیر عقیدت مندوں کے درمیان تھا۔ بے وقوفوں کے درمیان نہیں تھا۔

۱۔ پیلاطوس کی بیوی
۲۔ صوبیدار
۳۔ یوسف آرمیتا
۴۔ حکیم نقادیمس

سب عقیدت مند تھے۔ پیلاطوس کو بھی اس میں شامل کر لو پانچ ہوگئے۔ چینی ترکستان کے آثار سے انجیل کے اوراق پارینہ ملے ہیں۔ ان میں ایک اشارہ ہے۔ یہ الفاظ قابلِ غور ہیں۔

"صوبیدار نے رپورٹ پیش کی اور کہا حضور وہ تو خدا کا بیٹا تھا (جسے آپ نے صلیب دے دی) پیلاطوس نے کہا کہ میں اس کے خون سے بری الذمہ ہوں۔ اس موقعہ پر پہرہ داروں اور سپاہیوں کے نام پیلاطوس کا ایک فرمان آیا۔ اس معاملہ کو بالکل مخفی رکھو۔"

(New Testament Apocrypha. E. Hennecke page 352)

ظاہر ہے کہ عقیدت مندوں نے یسوع مسیح کو بچانے کے لئے ایک مخفی منصوبہ بنایا تھا جس میں وہ کامیاب رہے۔ حضرت مسیحؑ صلیب سے اتار لئے گئے۔ ان کا علاج "مرہم عیسیٰ" سے کیا گیا۔ جب وہ شفایاب ہو گئے تو ان کو باہر بھیج دیا گیا۔

نشانِ حیات

یہ عجیب بات ہے کہ طیب سلیم صاحب اس سلسلہ میں ایک پتے کی بات کہہ گئے۔ جوشِ خطابت میں ایک سچی بات بھی نوکِ قلم پر آگئی۔ لکھتے ہیں:۔

"اگر مسیحؑ زندہ تھے تو بھی ہمیں نہیں بھولنا چاہیئے کہ ان

کے ہاتھ پیر سے خون بہہ رہا تھا۔ ان کی پسلی پھٹی ہوئی تھی اور اس سے خون بہہ رہا تھا۔ تین دن تک انہیں کوئی طبی امداد نہ ملی۔ انکا خون ہی اتنا بہہ چکا ہوگا کہ انہیں مر جانا چاہیئے تھا۔

اسے کہتے ہیں کہ حق بر زبان جاری است کیا مُردہ جسم سے خون کے فوارے پھوٹا کرتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ دل عروق بدن کو خون پمپ کر رہا تھا۔ بلڈ پریشر بحال تھا۔ جاری خون اور اس میں تسلسل ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ گہری بے ہوشی میں تھے۔ کوما کی حالت تھی۔ اس زمانے میں لوگ ایسے شخص کو مردہ کہتے۔ ایک سردار کی بیٹی کے بارے میں حضرت مسیحؑ نے خود کہا کہ تم اسے مردہ کہتے ہو۔ حالانکہ وہ سوئی ہوئی ہے۔ اسی طرح کا حضرت مسیحؑ کا کیس تھا۔ لوگ انہیں مُردہ سمجھتے رہے وہ زندہ ہو گئے۔ اور شفایاب ہونے کے بعد یروشلم کو چھوڑ کر گلیل کی طرف چلے گئے۔ اور وہاں سے بلاد شرقیہ کے سفر پر روانہ ہو گئے۔

حواریوں سے ملاقات

اسی طرح ایک اور عجیب بات طیب سلیم صاحب کہہ گئے۔ لکھتے ہیں کہ صلیبی موت سے زندہ ہو کر حضرت مسیحؑ وقفہ وقفہ کے ساتھ حواریوں کو اسی گوشت پوست کے جسم کے ساتھ ملتے رہے۔ پانچ سو سے زیادہ بھائیوں کو ایک ساتھ دکھائی دیئے۔ آخر انہیں پولوس رسول کو بنفسہ ملے۔

طیب سلیم صاحب نے یہ نہیں سوچا کہ یہ ملاقاتیں کم و بیش ۱۸ ماہ کے عرصہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔ پولوس اسی ملاقات کے نتیجہ میں ۳۴ یا ۳۵ عیسوی میں عیسائی ہوا تھا۔

اگر حضرت مسیحؑ چالیس دن کے بعد آسمان پر چلے گئے تھے تو ملاقاتیں کہاں ہوئیں آسمان پر یا زمین پر۔ صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیبی موت سے نجات پا کر شاگردوں اور دوسرے لوگوں سے ملتے رہے۔ انہیں یقین دلاتے رہے کہ میں بھوت پریت نہیں ہوں۔ وہی گوشت پوست ہے جو کہ صلیب سے پہلے تھا

احیاء موتی

میڈیکل سائنس میں روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ بعض مریض بظاہر مُردہ لیکن بباطن زندہ ہوتے ہیں۔ محاورہ میں ان کو مردہ ہی کہا جاتا ہے۔ بائیبل نے بھی اپنے محاورہ میں ان کو مُردہ کہا ہے۔ صحف انبیاء میں ہے کہ حقیقی مردہ زندہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ایسے متوفی زندہ ہو سکتے ہیں جو کہ ایک قسم کی گہری نیند کی حالت میں ہوں۔ احیاء موتی کا معجزہ جو نبیوں کو دیا گیا وہ اسی قسم کے مُردوں کے لئے تھا۔

الیسع نے بظاہر ایک مُردہ بچے کو دعا کے بعد دوبارہ سانس دلوا کر زندہ کر دیا بائیبل میں تفصیل موجود ہے۔ یہ احیاء بھی اسی قسم کا تھا۔

(سلاطین دوم ۴/۳۲-۳۴)

ایک سردار کی بیٹی مر گئی۔ حضرت مسیح تشریف لے گئے۔ فرمایا

یہ مری تو نہیں سوئی ہوئی ہے۔ (متی ۹/۲۴)

لعزر کو غار تھا جس میں رکھ آئے لیکن آپ نے فرمایا۔

"یہ بیماری موت کی نہیں .... ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ لیکن میں جاتا ہوں کہ اسے جگاؤں۔"

(یوحنا ۱۱/۴، ۱۱)

انجیل نویسوں نے پورا زور لگایا ہے کہ لعزر کو مرا ہوا ثابت کیا جائے لیکن حضرت مسیح کے فقرے ظاہر کرتے ہیں کہ حقیقی موت نہیں تھی بلکہ ایسی بیماری تھی کہ مُردہ اور زندہ میں فرق کرنا مشکل ہے۔ لعزر حضرت مسیحؑ کی پُرسوز دعا اور توجہ سے مقابرے میں سے کفن میت باہر آگیا۔

بالکل اسی قسم کا واقعہ حضرت مسیحؑ علیہ السلام سے پیش آیا۔ لعزر کی طرح انجیل نویسوں نے آپ کو مُردہ ظاہر کیا۔ حالانکہ دل عروق بدن کو خون پمپ کر رہا تھا۔ آپ کے بدن پر ۲۸ زخم تھے۔ جن میں سے بہہ رہا تھا اور چادر میں جذب ہو رہا تھا۔ خون کے پیچھے دباؤ بھی تھا۔ کفن مسیح کا مطالعہ بتاتا ہے کہ مخالف سمتوں میں بھی خون کی دھاریاں پہنچ گئیں۔ یہ سب کچھ ایک مُردہ جسم سے متوقع نہیں ہو سکتا حضرت مسیحؑ کا بلڈ پریشر بحال تھا۔

نصاریٰ کا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیحؑ مر کر زندہ ہو گئے۔ علماء کہتے ہیں کہ بظاہر مرے ہوئے تھے۔ بباطن زندہ الیسع والے مُردہ بچہ سردار کی بیٹی اور لعزر کی طرح آپ زندہ ہو گئے۔ اور قبر سے باہر نکال لئے گئے۔ یہی یونس نبی کا نشان تھا جسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"جبکہ خود ان چار انجیلوں میں ایسے استعارات موجود ہیں کہ ایک مُردہ کو کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ سوتا ہے مرا نہیں تو اس حالت میں اگر غشی کی حالت میں مُردہ کا لفظ بولا گیا تو کیا بعید ہے۔"

سیاق کلام میں ہے۔

"ایسے بڑے صدمہ کو جو مسیح پر وارد ہوا تھا موت کے ساتھ تعبیر کرنا خلاف محاورہ نہیں ہے۔ ہر ایک قوم میں قریباً یہ محاورہ پایا جاتا ہے۔ کہ جو شخص ایک مہلک صدمہ میں مبتلا ہو کر پھر آخر بچ جائے تو اس کو کہا جاتا ہے کہ نئے سرے سے زندہ ہوا۔ اور کسی قوم اور ملک کے محاورہ میں ایسی بول چال میں کچھ بھی تکلف نہیں۔"

(مسیح ہندوستان میں ص۱۸-۱۹)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے

جو اس دنیا میں کچھ نہیں پاتا اور آئندہ جنت کی امید کرتا ہے وہ طمع خام کرتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ اور اسی طرح پر کورانہ زیست جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے بالکل الگ ہو کر بسر کی جائے جہنمی زندگی کا نمونہ ہے اور وہ بہشت جو مرنے کے بعد ملے گا اسی بہشت کا اصل ہے اور اسی لئے تو بہشتی لوگ نعماء جنت کے حظ اٹھاتے وقت کہیں گے هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ دنیا میں انسان کو جو بہشت حاصل ہوتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا پر عمل کرنے سے ملتا ہے۔ جب انسان عبادت کا مغز اور مفہوم حاصل کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام کا پاک سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ اور جو نعمتیں آئندہ بعد مُردن ظاہری مرئی اور محسوس طور پر ملیں گی وہ اب روحانی طور پر پاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ جب تک بہشتی زندگی اسی جہاں سے شروع نہ ہو اور اس عالم میں اس کا حظ نہ اٹھاؤ اس وقت تک سیر نہ ہو اور تسلی نہ پکڑو۔ کیونکہ وہ جو اس دنیا میں کچھ نہیں پاتا اور آئندہ جنت کی امید کرتا ہے وہ طمع خام کرتا ہے۔ اصل میں وہ مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى کا مصداق ہے۔ اس لئے جب تک ماسوی اللہ کے کنکر اور سنگریزے زمین دل سے دور نہ کر لو اور اسے آئینہ کی طرح مصفّا اور سرمہ کی طرح باریک نہ بنا لو صبر نہ کرو۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۶۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے گیارھویں جلسہ سالانہ میں ایک ہزار افراد کی شمولیت

پانچ افراد نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی فالحمدللہ

احمدیت کے حق میں دنیا بھر میں ایک انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ مشنری انچارج کی تقریر

دارالسلام — جماعت احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے گیارھویں جلسے میں ایک ہزار سے زائد احباب و دیگر افراد شریک ہوئے یہ کامیاب اور مؤثر جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر ۱۹۷۹ء کو تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام سے ایک سو بیس میل کے فاصلہ پر واقع ایک مقام مکونگو MKONGO میں منعقد ہوا۔ تنزانیہ سے آمدہ رپورٹ میں مکرم عبدالوہاب صاحب شاہد مبلغ اسلام نے لکھا ہے کہ اس جلسہ کے پروگرام کا اہم ترین حصہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا مرسلہ وہ پیغام تھا جو اس جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا (جس کی تفصیل پہلے کسی اشاعت میں دی جا چکی ہے) اس کے علاوہ احمدیہ مسلم مشن تنزانیہ کے مشنری انچارج اور امیر جماعت ہائے احمدیہ تنزانیہ مکرم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے اس جلسے سے خطاب کرتے ہوئے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمایاں کامیابی کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ باوجود ہزاروں مشکلات اور انتہائی نامساعد حالات کے آپ بفضل اللہ تعالیٰ مخالفین کے مقابلہ میں فتح یاب ہوئے اور جماعت احمدیہ ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے کہیں سے کہیں جا پہنچی اور دنیا بھر میں اس کی پیش قدمی برابر جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۴ء کا سال عظیم امتحان ہونے کے باوجود ہزاروں افراد کے جماعت میں داخل ہونے کی وجہ سے نہایت بابرکت ثابت ہوا۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ اب احمدیت کے حق میں دنیا بھر میں ایک انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ انہوں نے مشہور یورپین محقق مسٹر تیبر قیصر کے خط محررہ ۲۰ اپریل ۱۹۷۸ء بنام محترم وکیل التبشیر صاحب کا حوالہ دیا جس میں اس محقق نے اعتراف کیا ہے کہ:

"گزشتہ بیس سالوں میں متعدد حقائق کے پیش نظر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد خدا کے سچے پیغامبر ہیں کیونکہ آپ کی بہت سی باتیں سچی ثابت ہوئی ہیں۔"

مکرم مولانا رفیق صاحب نے اسی طرح ایک اور خط کا حوالہ دیا جو کہ سنگاپور کے کوٹا بینار KOTA BENAR بحری جہاز کے کیپٹن مسٹر ایم۔ اے علیم نے جو گزشتہ دنوں مشن ہاؤس دارالسلام میں تشریف لائے، لکھا تھا۔ انہوں نے مشنری انچارج کے نام اس خط میں لکھا کہ

"آپ لوگوں نے فی الواقعہ صلیب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں اور اب کسی کے لئے حتیٰ کہ عیسائی بزرگ علماء کے لئے بھی ممکن نہیں کہ وہ ان ٹکڑوں کو اکٹھا کر کے نئے سرے سے صلیب بنا سکیں"

مولانا رفیق صاحب نے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن دور نہیں جبکہ ساری دنیا پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا فرمایا ہے کہ وہ دن بہت قریب ہے جبکہ دنیا "اشرقت الارض بنور ربها" کا نظارہ دیکھے گی۔

ایک افریقن احمدی کی بے مثال جرأت اور بہادری

جلسہ کے شروع ہوتے ہی ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔ مبلغ اسلام مکرم شیخ ابوطالب کی تقریر کے دوران تین شرپسند افراد جن میں سے دو چاقوؤں اور ایک بندوق سے لیس تھا حملہ آور ہوئے ان میں سے دو تو باہر رہے اور ایک اپنے چھرے کو لہراتا ہوا ہال سے متصل پولیس کے کمرے سے گزر کر ہال میں داخل ہو گیا۔ حملہ آور کا نشانہ خاص طور پر مکرم مشنری انچارج صاحب اور ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے مبلغ اسلام مولوی محمد اشرف اسحاق صاحب تھے لیکن اس شخص کے سٹیج پر پہنچتے ہی جماعت احمدیہ بنوالا کے صدر مکرم ابراہیم چیلیموی نے بے مثال جرأت اور دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے لپک کر چاقو کی دھار پکڑ کر جھٹکا دیا اور چاقو چھین لیا جس سے وہ زخمی بھی ہو گئے۔ اس شخص کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا گیا جبکہ دوسرے دو افراد فرار ہو گئے۔ یہ ہنگامہ بہت تھوڑی دیر رہا اور پندرہ بیس منٹ کے تعطل کے بعد جلسہ کی کارروائی دوبارہ شروع ہو گئی۔

نئی بیعتیں

اس افسوسناک واقعے کے باوجود جلسہ کی کامیابی پر کوئی برا اثر نہیں پڑا اور یہ جلسہ وسیع پیمانے پر اشاعت اسلام کے مقصد میں کامیاب رہا۔ دلچسپی رکھنے والے بڑی تعداد میں باہر درختوں کے نیچے بیٹھے اور اپنی اپنی دکانوں اور دفاتر میں سے جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔

دوران جلسہ پانچ افراد تقاریر سن کر جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ ان میں سے ایک TEMEKE دارالسلام کے شیخ (مولوی صاحب) ہیں۔ دوسرے بٹورا کے ایک نوجوان ہیں۔ باقی تین عورتیں ہیں جن میں سے دو خواتین KIWAL لنڈی (LINDI) کی اور ایک خاتون RUFIJI کے علاقے کی رہنے والی ہیں۔ الحمدللہ۔

شامل ہونے والوں کا جوش و خروش

اس جلسہ سالانہ میں احباب نے تنزانیہ کے کونے کونے سے شرکت کی۔ دو بسیں دارالسلام سے اور دو بسیں جنوبی صوبہ جات متوارہ اور لنڈی سے آئیں یہ ایک ریکارڈ اضافہ ہے کیونکہ اس سے قبل جلسہ سالانہ میں ہمیشہ ایک ہی بس مہمانوں کو لے کر آتی رہی تھی۔ الحمدللہ

مہمانوں کے جو گروپ دارالسلام سے گزرتے رہے ان کی مہمانی کا شرف مقامی جماعت نے حاصل کیا۔ اسی طرح واپسی پر بھی تین چار دن مقامی جماعت کو مہمانی کی توفیق ملی۔

جلسہ کی کارروائی

جلسہ کا آغاز ۲۸ ستمبر ۱۹۷۹ء کو بعد نماز جمعہ و عصر تین بجے سہ پہر زیر صدارت مکرم دھاہیری مڈیویلا، تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم شیخ ابوطالب نے کی۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر آئی۔ آئی موانگا نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے اپنے افتتاحی خطاب سے جلسہ کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کے پیغام کا سواحیلی ترجمہ سنایا گیا۔ اسی طرح دیگر تقاریر اور جلسہ کی تمام کارروائی بھی سواحیلی زبان میں ہوئی بعد ازاں شیخ ابوطالب اور مکرم عبدالوہاب شاہد صاحب نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم رمضان شامتی صاحب نے اس جلسہ کے لئے لکھی گئی اپنی نظم پڑھی جس کے بعد بکری میما صاحب نے اپنی قبولیت احمدیت کی داستان سنائی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا جس میں مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے سوالات کے جوابات دیئے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مکرم ڈاکٹر آئی آئی موانگا اور دوسرا اجلاس مکرم حسن ٹی سلیمان کی صدارت میں ہوا۔ تیسرے اور آخری دن کا پہلا اجلاس مکرم رشیدی مسابا کی صدارت میں اور دوسرا مکرم قاسم بائنا کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ کے مقررین میں مکرم اسماعیل اے میدو کوتیلی، ابراہیم چیلیموی، مکرم مولوی اے اے نگماگی، مکرم شیخ عیسیٰ کنیاکا، مکرم مولوی اے مگنیا، مکرم مولوی شیخ جمعہ، مکرم آر ایچ ممبوا، مکرم شیخ محمد اشرف اسحاق، مکرم یوسف دنیا، مکرم میگیروا اے کورونجی، مکرم شیخ مقبول احمد صاحب ذبیح، مکرم نتری سلطان ایم انگاں ڈو، مکرم شیخ صالح مبارکو، مکرم حمیدی مبیانا، مکرم رشیدی بنجوکا، مکرم آر ایچ ممبا، مکرم مولوی داؤد علی مشو، مکرم مبنگو اے کورونجی، مکرم مولوی علی حمیسی جمعہ، مکرم منصور اے پیچیلا، مکرم مولوی سعیدی سلوم مگیلیگا اور مکرم شیخ یوسف عثمان کلاما الایا شامل تھے۔

جلسہ کے دوران نمائندگان شوریٰ کے بھی اجلاس ہوئے اور ایک علمی مقابلہ بھی کروایا گیا۔ کارکنان جلسہ نے نہایت تندہی اور اخلاص سے کام کیا خصوصاً خواتین نے جن میں بعض غیر از جماعت خواتین بھی شامل تھیں کھانا پکانے میں بہت مدد کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزِ احمدیت میں احمدی بچّوں کے تین دن

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پینتیسویں ۳۵ سالانہ اجتماع کی رُوداد

(مرتّب: مکرم سلطان احمد صاحب مبشر۔ ربوہ)

(۳)

علمی مقابلہ جات

امسال بھی اجتماع اطفال کے موقع پر علمی مقابلہ جات کروائے گئے خدا کے فضل سے اطفال نے ان مقابلوں میں نہایت ہی جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہوئے حصہ لیا۔

پہلے روز یعنی ۱۹ر اکتوبر کی شام کو ابتدائی علمی مقابلے ہوئے جن میں سے فائنل مقابلہ جات کے لئے اطفال کو چنا گیا سوائے پیغام رسانی اور مشاہدہ معائنہ کے ہر مقابلے کے دو معیار تھے۔

معیار کبیر ۱۲ سال سے ۱۵ سال کے طفل
معیار صغیر ۷ سال سے ۱۱ سال کے طفل

ہفتہ ۲۰ر اکتوبر کی صبح سات بجے مشاہدہ معائنہ اور پیغام رسانی جیسے دلچسپ مقابلے ہوئے منصفین کے فیصلہ کے مطابق مشاہدہ معائنہ میں

اوّل زاہد خورشید دارالرحمت وسطی ربوہ
دوم ناصر احمد حافظ آباد
سوم محمود احمد ربوہ

پیغام رسانی میں

اوّل ٹیم ساہیوال شہر کیپٹن محمد محمود
دوم " کراچی " محمود احمد
سوم " چک ۹ پنیار بھلوال " رفیق احمد ناصر

اِن مقابلوں کے بعد مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی طرف سے "مقابلہ وظیفہ اطفال" ہوا جس میں

اوّل زاہد خورشید ابن شیخ خورشید احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
دوم ناصر محمود سیالکوٹ

قرار پائے ان کو مجلس انصاراللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع پر انعامات دیئے گئے۔

اسی دن صبح ۹ بجے مقابلہ جات تلاوت قرآنِ مجید (نصاب: سورۃ التین) اور حفظِ قرآنِ مجید (نصاب پہلی سترہ آیات اور آخری دس سورتیں ہوئے۔

مقابلہ حفظ قرآن کریم معیار کبیر میں

اوّل فضلِ ربّی راولپنڈی
دوم رانا ناصر محمود سیالکوٹ
سوم رفیع احمد ناصر سانگلہ ہل

اور مقابلہ حفظ قرآن کریم معیار صغیر میں

اوّل لئیق احمد دُنیاپور ملتان
دوم انتصار نذر دارالبرکات ربوہ
سوم نعیم احمد حافظ آباد

قرار پائے۔

اِسی طرح مقابلہ تلاوت قرآن مجید معیارِ کبیر میں

اوّل نفیس الرحمٰن ربوہ
دوم فرید احمد احسن "
سوم محمد اختر خوشاب

مقابلہ تلاوت قرآن مجید معیار صغیر

اوّل مسعود عارف ربوہ
دوم محمد محمود ساہیوال
سوم نعیم احمد کراچی

دوسرے دن ہی جو علمی مقابلے ہوئے اُن کی تفصیل یہ ہے:۔

معلوماتِ عامہ۔ نظم خوانی۔ حفظ نظم اور تقریر۔

معلوماتِ عامہ

معیارِ کبیر میں

اوّل فضلِ ربّی راولپنڈی
دوم لطیف خاور کراچی
سوم شفقت اللہ چک ۱۵۲ شمالی سرگودھا

معیارِ صغیر میں

اوّل مرزا سلمان احمد ربوہ
دوم ذوالفقار احمد گرمولا ورکاں
سوم محمد اشرف "

نظم خوانی

اس کے لئے "ترانۂ اطفال" از حضرت بانیٔ اطفال الاحمدیہ المصلح الموعودؓ مقرر تھا۔

معیار کبیر

اوّل واجد خان دارالذکر لاہور
دوم طارق بشیر ناصر دارالرحمت وسطی ربوہ
سوم بشیرالدین اسلامیہ پارک لاہور

معیار صغیر

اوّل محمد محمود ساہیوال
دوم حفیظ احمد اورنگی ٹاؤن کراچی
سوم نعیم احمد چیمہ عزیز آباد کراچی

حفظ نظم

جس کے لئے "احمدی کی تعریف" از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ مکمل نظم مقرر کی گئی تھی۔

معیار کبیر:۔

اوّل سعید احمد ڈسکہ
دوم عبدالوحید گوجرانوالہ
سوم ناصر احمد جھنگ

معیار صغیر:۔

اوّل افتخار نذر ربوہ
دوم محمد محمود ساہیوال
سوم انتصار نذر ربوہ

مقابلہ تقریر

اطفالِ احمدیت کا ملکۂ تقریر بڑھانے کے لئے مقابلہ تقریر بھی کروایا گیا۔ اِس مقابلہ میں مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر تین منٹ تقریر کرنا تھی۔

۱۔ احمدی مثالی طفل
۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حُسنِ سلوک۔
۳۔ حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ قرآن
۴۔ ہمارا وطن
۵۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ

بمطابق فیصلہ منصفین

معیار کبیر:۔

اوّل محمد احمد محمود دارالصدر شرقی ربوہ
دوم عبدالرافع مدثر دارالصدر ربوہ
سوم محمد افتخار احمد فیصل آباد

معیار صغیر:۔

اوّل محمد محمود ساہیوال
دوم انتصار نذر ربوہ
سوم شریف احمد مردان

تیسرے اور آخری روز ۲۱ر اکتوبر کو مندرجہ ذیل علمی مقابلوں کا فیصلہ ہوا:۔

۱۔ مضمون نویسی ۲۔ اذان

مقابلہ مضمون نویسی

سلطان القلم علیہ السلام کے نونہالوں میں قلمی جہاد کا جذبہ اجاگر کرنے کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کروایا گیا اس کے لئے مندرجہ ذیل عناوین مقرر تھے:۔

۱۔ محنت
۲۔ اعجاز قرآن کریم
۳۔ قادیان۔ دارالامان
۴۔ خلافتِ ثالثہ کی تین تحریکات
۵۔ سیرت حضرت ابوبکر صدیقؓ

معیار کبیر

اوّل طارق بشیر ناصر دارالرحمت وسطی ربوہ
دوم رفیع احمد طاہر سانگلہ ہل
سوم زاہد محمود رشید ربوہ
رفیق احمد ناصر چک ۹ پنیار بھلوال

معیار صغیر:۔

اوّل عرفان شہزاد پیر محل ضلع فیصل آباد
دوم طارق جاوید اورنگی ٹاؤن کراچی
سوم نصیر الدین محمود دارالصدر جنوبی ربوہ

اذان

معیار کبیر:۔

اوّل فضلِ ربّی راولپنڈی
دوم عبدالعلیم ساہیوال
سوم وسیم احمد ربوہ

معیار صغیر:۔

اوّل نعیم احمد کراچی
دوم ناصر احمد جھنگ
سوم حفیظ احمد کراچی

"بدرِ اطفال" میں کامیاب ہونے والے اطفال کو علاوہ وہ سندات کے "پیارے مہدیؑ کی پیاری باتیں" بھی دی گئیں۔ اس میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال کو بالترتیب -/۵۰، -/۳۰ اور -/۲۰ روپے نقد بطور انعام دئے گئے۔

اوّل رفیق احمد ناصر چک ۹ پنیار
دوم حارث احمد سوسائیٹی کراچی
سوم فیاض محمود قمر ڈیرہ غازی خان

آئے۔

(باقی)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں - (سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۳۱۶ :-

میں عبدالقدوس خاں ولد مولوی محمد الیاس خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن تہکال بالا ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۹-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

ایک مکان واقع شاہین ٹاؤن ایک کنال ۶ مرلہ مالیتی ایک لاکھ روپے (۱،۰۰،۰۰۰) -

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں -

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کردی جائے گی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

العبد - عبدالقدوس خاں شاہین ٹاؤن تہکال بالا پشاور -

گواہ شد - عبدالسلام وصیت ۵۱۶۵ -

گواہ شد - ڈاکٹر رشید احمد وصیت ۱۵۸۱۲

مسل نمبر ۲۴۳۱۷ :-

میں فاطمہ بیگم زوجہ عبدالقدوس خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن تہکال بالا ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۹-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے -

زیورات طلائی ۹ تولہ -/۹۰۰۰ روپے -

حق مہر بذمہ شوہر -/۱۵۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی -

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

الامتہ - فاطمہ بیگم زوجہ عبدالقدوس خاں شاہین ٹاؤن تہکال بالا ضلع پشاور -

گواہ شد - عبدالسلام وصیت ۵۱۶۵

گواہ شد - عبدالقدوس خاں خاوند موصیہ -

مسل نمبر ۲۴۳۱۸ :-

میں علی محمد صاحب ولد نتھے خاں صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ - عمرہ، سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ڈہر یانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۹-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

بصورت نقد رقم -/۴۰۰۰ روپے

بصورت سکنی پلاٹ ۵ مرلہ موضع ڈہر یانوالہ -/۳۰۰۰ روپے -

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی -

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں -

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے - میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

العبد - علی محمد ڈہر یانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ -

گواہ شد - عبدالحمید خاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈہر یانوالہ -

گواہ شد - میر بشیر احمد زعیم مجلس انصار اللہ ڈہر یانوالہ -

مسل نمبر ۲۴۳۱۹ :-

میں فیض رسول ولد فضل داد صاحب قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر ۸۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چھوکر خورد ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۹-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

زمین بنجر ۴۳ کنال قیمت -/۴۰۰۰ روپے

زمین درجہ ریتلی ٹبہ ۲۸ کنال قیمت -/۴۲۰۰ روپے - زمین نہری بارانی ۶۳ کنال قیمت -/۶۰،۰۰۰ روپے

مکان رہائشی پختہ ۴ مرلہ قیمت -/۸۰۰۰ روپے - واقع چھوکر خورد

زمین سفیدہ برلب کان واقعہ کوٹلہ قاسم خاں ۲ کنال مالیتی -/۴۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی -

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں -

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۴۷ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے - میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

العبد - فیض رسول نمبردار چھوکر خورد ڈاکخانہ بہوتہ ضلع گجرات -

گواہ شد - محمد بدرالدین صدر جماعت احمدیہ کیریانوالہ ضلع گجرات -

گواہ شد - محمد عبداللہ ولد میاں محمد الدین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیریانوالہ -

اداریہ بقیہ صفحہ ۲

ضروری ہوتا ہے کہ ایمان لانے والے بار بار نئی حیات سے ہمکنار ہوں تاکہ وہ دنیا اور اس کی زینتوں کی طرف مائل ہو کر اپنا ایمان نہ گنوا بیٹھیں - ایمان کی حفاظت اور اس کے ثمرات سے مستفیض ہونے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ان کے اندر بار بار نئی روح پھونکی جائے اور اس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے - اگر یہ سلسلہ منقطع ہو جائے تو پھر ایمان کو زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان اس کے ثمرات سے محروم ہوئے بغیر نہیں رہتا - ایسی صورت میں کہنے کو تو وہ مومن ہی ہوتا ہے لیکن اعمال اس کے مومنوں والے نہیں رہتے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے قریب ہونے کی بجائے اس سے دور ہوتا چلا جاتا ہے - اس طرح وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا مورد بنانے کی بجائے اس کی ناراضگی اور غضب کا مورد بنا لیتا ہے -

اسی لئے خدائی حکم کے ماتحت مامور من اللہ اپنے متبعین کو بار بار اپنے پاس آ جمع ہونے کے لئے پکارتا ہے اور انہیں بلانے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ انہیں نئی زندگی سے ہمکنار کر کے انہیں سابق بالخیرات بنائے اور خدائی افضال و انعامات کو اپنے میں جذب کرنے کی اہلیت سے انہیں مالا مال کرے - مامور من اللہ کے متبعین خود اپنی جگہ نئی حیات سے مالا مال ہونے کے لئے ہمیشہ بے چین رہتے ہیں اسی لئے وہ انتظار میں رہتے ہیں کہ انہیں آ جمع ہونے کے لئے بلایا جائے اور وہ لبیک لبیک کی صدائیں بلند کرتے ہوئے بلا توقف جا حاضر ہوں - آواز بلند ہونے کی دیر ہوتی ہے کہ وہ دیوانہ وار دوڑتے ہوئے جا حاضر ہوتے ہیں اور پھر وہ نئی حیات سے مالا مال ہو کر اور خدائی افضال و برکات سمیٹ کر لدے پھندے اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں ٭

درخواست دعا

(۱) میرے بڑے لڑکے عزیزم میاں ذوالفقار حسن کو دل کی تکلیف ہو جاتی ہے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ میرے بچے کے واسطے دعا فرمادیں مولا کریم شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے - آمین

ولی محمد احمدی ریلوے اسٹیشن خاص منڈی صادق گنج ضلع بہاول نگر

(۲) خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہے - علاج جاری ہے - احباب کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے -

(چوہدری نور محمد نائب محاسب عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نائیجیریا کی ریاست بینڈل کے دارالحکومت میں مسجد احمدیہ کی تعمیر مکمل ہوگئی

نائیجیریا میں ایک اور ہسپتال جلد کام کرنے لگیگا۔ ایک اور دارالحکومت میں قطعہ زمین خرید لیا گیا

لیگوس (نائیجیریا)۔ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کے مشنری انچارج اور امیر جماعت مکرم محمد اجمل صاحب شاہد نے اطلاع دی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق کے نتیجے میں جماعت احمدیہ نائیجیریا نے بنڈل سٹیٹ کے دارالحکومت بینن میں ایک بہت خوبصورت مسجد تعمیر کرلی ہے۔ الحمد للہ۔ اس کے علاوہ اسی جگہ پہ ایک نئے مشن ہاؤس کا بھی سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔ تاکہ آئندہ کسی مبلغ کو مستقل طور پر وہاں رکھا جا سکے۔

مکرم اجمل شاہد صاحب نے رپورٹ بھجواتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ بڑی اہم جگہ ہے اور اس مقام کی اہمیت کے پیش نظر جماعت نائیجیریا کئی سال سے یہاں پر باقاعدہ مرکز اور مسجد تعمیر کرنے کی کوشش میں تھی۔ مکرم شاہد صاحب نے بتایا ہے کہ یہ جگہ بدمذہب لوگوں کا گڑھ ہے اور بے شمار خفیہ سوسائٹیاں قائم ہیں۔

اس کے علاوہ مکرم شاہد صاحب نے بتایا ہے کہ کوارا سٹیٹ کے دارالحکومت میں زمین خرید لی گئی ہے۔ یہ قدم مختلف ریاستوں کے دارالحکومتوں میں مساجد کی تعمیر کی مہم کے سلسلے میں اٹھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آئندہ سال کے آغاز سے اوسان میں ایک ہسپتال بھی کام شروع کر دے گا۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

مطالعہ کتب

ماہ نومبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سبز اشتہار مقرر کی گئی ہے۔ کتاب کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے دفتر سے ضرورت کے مطابق منگوالیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

(مینجر الفضل)

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس کی اشاعت بڑھا کر اور اس میں اشتہار بھجوا کر ادارہ سے تعاون کیجئے ــ (مینجر الفضل ربوہ)

ربوہ اور مضافات ربوہ میں

جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد رجسٹرڈ ادارہ

کوٹھی۔ مکانات۔ پلاٹس۔ نیز زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ اپنے معتمد و معاون رجسٹرڈ ادارہ کی خدمات حاصل کریں۔

آپ کا اپنا بااعتماد رجسٹرڈ ادارہ

یونائیٹڈ اسٹیٹس۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائٹ پلان سنی پارک

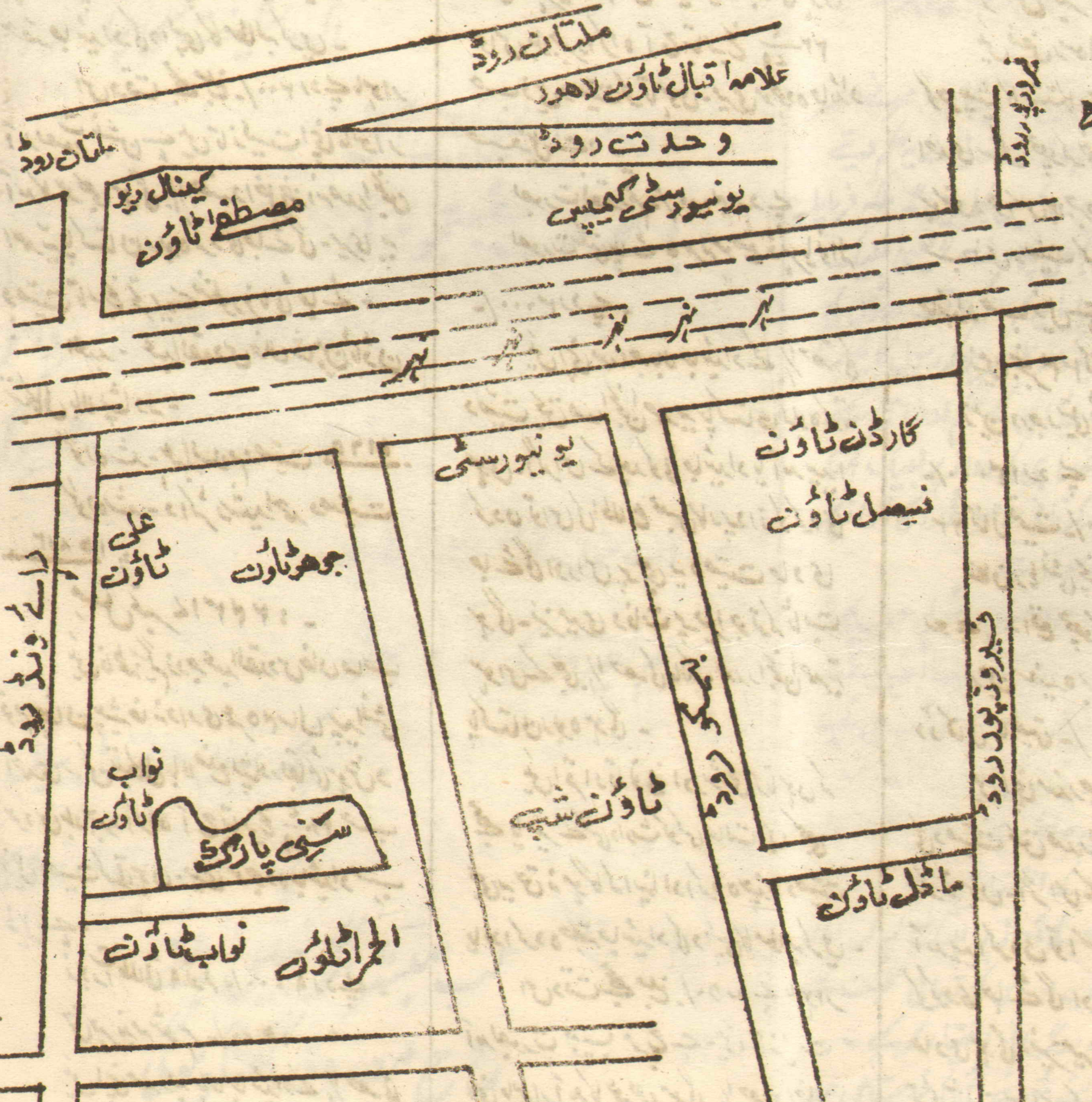

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم

بکنگ جاری ہے

احمدی بھائیوں کے لئے مخصوص بلاک بکنگ جاری ہے

اور خاص رعایت

سنی پارک

خصوصیات

لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر منصوبہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۱۶ مرلے، ایک کنال، ۲ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ، وسیع چلڈرن پارک۔ طبی و تعلیمی سہولتوں کے لئے سکول، ہسپتال، مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز۔ ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محلِ وقوع ــ مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔

مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس حاصل کریں (رابطہ کے لئے فون ۴۲۱۳۹۱۶، ایک تا ۳ بجے) جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔

گل ہاؤسنگ پروجیکٹ لمیٹڈ اخبار ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیٹری

ملتان روڈ۔ لاہور